## پروفیسر فدا محمد خان حسنین کی وفات

کشمیریات میں تحقیق کے ایک عہد کا خاتمہ

سرینگر//

معروف تاریخ دان، مصنف، اُستاد اور دانشور پروفیسر فدا محمد خان حسنین ۹۲ رسال کی عمر میں ۹ رجولائی کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ موصوف کچھ عرصے سے علیل تھے اور اُنہوں نے صورہ میڈیکل انسٹی چیوٹ میں آخری سانس لی۔ موصوف نے کشمیر کی تاریخ، تمدن، ثقافت اور اہم واقعات پر ایک سو سے زیادہ کتابیں تحریر کی ہیں جو کہ دستاویزات اور حوالے کا درجہ رکھتی ہیں۔ اُن کے کام کی پذیرائی ملکی اور غیر ملکی سطح پر کی گئی اور اُن کی رائے کو مقدم سمجھا جاتا تھا۔ اُنہوں نے کشمیر کی قدیم، وسطی اور موجودہ تاریخ پر کئی گرانقدر کتابیں تصنیف کیں اور دمِ واپسیں تک علمی اور تحقیقی مشاغل سے وابستہ رہے۔ موصوف نے اپنے کیریئر کا آغاز ہسٹری کے لیکچرر کی حیثیت سے کیا تھا اور بعد میں ڈائریکٹر آرکائیوز کی حیثیت سے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ اُن کے مقالے ملکی اور بین الاقوامی رسائل کی زینت بنتے تھے۔ اکیڈیمی کے ساتھ اُن کے قدیمی روابط تھے اور اسکے رسائل خصوصاً شیرازہ اُردو اور شیرازہ انگریزی کے لئے اپنی نگارشات ارسال کرتے رہتے تھے۔ اکیڈیمی نے متعدد بار اُن کے اعزاز میں تقاریب کا اہتمام کیا اور اُن کی اعزاز پوشی بھی کی۔ اُن کے انتقال سے علمی اور تحقیقی حلقوں میں ایک ایسا خلاء پیدا ہوگیا ہے جسے پُر کرنا ناممکن ہے بلکہ ان شعبوں میں ایک عہد کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ پروفیسر فدا محمد خان حسنین کے انتقال پر اکیڈیمی نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے جنت الفردوس اور اُن کے لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی دُعا کی ہے۔

## مہنور میں یومِ موتی لال ساقی

علاقے کے لوگوں کی کثیر تعداد میں شرکت

سرینگر//

نامور ادیب، شاعر اور محقق آنجہانی موتی لال ساقی کی برسی کے سلسلے میں اُن کے آبائی گاؤں واقع مہنور چاڈورہ میں جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کی طرف سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں موتی لال ساقی کی حیات اور کارناموں کا احاطہ کرنے والا مقالہ پیش کرنے کے علاوہ گلوکاروں نے کلام موتی لال ساقی پیش کیا۔ تقریب میں اسد اللہ اسد نے موتی لال ساقی پر ایک مقالہ پیش کر کے اُن کی ادبی اور ثقافتی خدمات کو شایانِ شان خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب میں نامور گلوکار غلام نبی گنائی سورسیار اور اُن کے ہمنواؤں نے کلام موتی لال ساقی پیش کیا۔ تقریب میں ساقی صاحب کے مداحوں اور ادیبوں، شاعروں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

## ڈاکٹر صابر مرزا کا انتقال

اکیڈیمی کے مختلف دفاتر میں تعزیتی مجالس

راجوری//

۶ رجون کو پہاڑی، گوجری اور اُردو کے نامور شاعر اور ادیب ڈاکٹر صابر مرزا حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال کر گئے۔ موصوف کئی برسوں سے قلب کے عارضے میں مبتلا تھے۔ موصوف کئی شعری مجموعوں کے خالق اور مرنجانِ مرنج طبیعت کے مالک تھے صابر مرزا نے برسوں تک اکیڈیمی کے راجوری دفتر کے سربراہ کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں اور ملازمت سے سبکدوشی کے بعد بھی اکیڈیمی سے اپنے روابط بنائے رکھے اور اکیڈیمی کی تقریبات میں پابندی کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ موصوف کے انتقال پر اکیڈیمی کے مختلف دفاتر میں تعزیتی مجالس کا انعقاد کیا گیا جس میں اُن کی رحلت کو ادب کے لئے بھاری نقصان قرار دیتے ہوئے دُعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اُن کے اہلِ خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## داستان گو محمد اسمٰعیل میر نہیں رہے

کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے تعزیت

مجہ گنڈ// کشمیری داستان گوئی کی روایتِ کہنہ کے امین اور سرکردہ فنکار محمد اسمٰعیل میر ماہ جون میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اُنہوں نے بے پناہ ریاض، محنت اور سختیاں برداشت کرتے ہوئے ثقافت کی اس انمول دین کو نہ صرف اپنے سینے سے لگائے رکھا بلکہ اس کی آبیاری بھی کی۔ محمد اسمٰعیل میر کو داستان گوئی پر ملکہ حاصل تھا اور اُن کو لاتعداد داستانیں ازبر تھیں۔ داستان کرنے کا اُن کا اپنا ہی انداز تھا جس کی تقلید مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ موصوف نے ملک کے ساتھ ساتھ بیرونِ ملک میں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کر کے داد و تحسین حاصل کی۔ اُنہیں متعدد بار اعزاز و اکرام سے نوازا گیا تھا۔ اُن کے انتقال سے داستان گوئی کے فن میں ایک خلا پیدا ہوگیا ہے جسے پُر کرنا مشکل ہے۔ محمد اسمٰعیل میر کے انتقال پر ریاستی کلچرل اکیڈیمی نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کے لئے دُعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اُن کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

## سومناتھ ویر سُرگباش ہوگئے

علمی اور ادبی حلقوں کا اظہارِ افسوس

جموں//

سرکردہ شاعر، محقق، مصنف، ادیب، مترجم اور نیوز کاسٹر سومناتھ ویر ماہ جون میں مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ موصوف نے کشمیری زبان اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں اور ترجمے کے فن پر اُن کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ وہ تمام عمر علمی اور ادبی مشاغل کے ساتھ وابستہ رہے اور ادبی محفلوں کی جان تھے۔ موصوف کو اُن کی شریف النفسی اور اقدار پرستی کی وجہ سے مدتوں تک یاد کیا جاتا رہے گا۔ سوم ناتھ ویر کے انتقال پر علمی اور ادبی حلقوں نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی آتما کی شانتی کے لئے دُعا اور اُن کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

## پروفیسر شکیل الرحمان کی رحلت

موصوف کی اردو نوازی کو خراجِ تحسین

سرینگر//

اُردو زبان و ادب کے مقتدر اُستاد، ادیب، نقاد، محقق اور ڈراما نگار پروفیسر شکیل الرحمان مئی کے مہینے میں قدرے طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ پروفیسر شکیل الرحمان نے قریب تین دہائیوں تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں اپنی پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں اور کئی اہم عہدوں پر فائز رہ کر ریاست میں اُردو زبان و ادب کے لئے کوشاں رہے۔ اُنہوں نے کشمیر میں اپنے قیام کے دوران کئی نسلوں کی ذہنی آبیاری کی۔ اُنہوں نے جمالیات پر کئی کتابیں تحریر کیں جو اردو ادب میں اضافہ تصور کی جاتی ہیں۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد وہ کچھ عرصہ تک سیاست میں بھی رہے اور مرکز میں بطور وزیرِ صحت اپنی خدمات انجام دیں۔ اُنہوں نے زندگی کے آخری ایام ہریانہ میں گزارے اور وہیں اُن کا انتقال ہوگیا۔ اُن کے متعدد مضامین اکیڈیمی کے جرائد خصوصاً شیرازہ اُردو میں شامل ہوتے رہے ہیں اور اکیڈیمی اُن کے انتقال کو اردو زبان و ادب کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے اُن کی مغفرت کے لئے دُعا کی ہے۔

## مبارک بیگم وفات پاگئیں

"کبھی تنہائیوں میں یوں ہماری یاد آئے گی"

ممبئی//

اپنے وقت کی معروف گلوکارہ اور پلے بیک سنگر مبارک بیگم ۱۸ رجولائی کو یہاں ۸۰ رسال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اُنہوں نے فلموں کے علاوہ غزل گائیکی میں بھی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے۔ بیسویں صدی کی پانچویں اور چھٹی دہائی میں آپ مقبول گلوکار تھیں اور اُن کے متعدد گیت آج بھی مقبولِ عام ہیں۔ اپنے وقت کی مقبول ترین گلوکار ہونے کے باوجود آپ کسمپرسی اور مالی تنگی کی حالت میں انتقال کر گئیں۔ موسیقی کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے مبارک بیگم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

## مصور ایس ایچ رضا کا انتقال

اکیڈیمی اور مصور برادری کا اظہارِ تعزیت

نئی دہلی// عظیم اور مثالی مصور سید حیدر رضا ۲۳ رجولائی کو طویل علالت کے بعد یہاں ایک مقامی ہسپتال میں انتقال کر گئے آپ کی عمر ۹۴ رسال تھی۔ سید حیدر رضا کو فن کے شعبے میں اُن کی بے پناہ خدمات کے اعتراف میں پدم شری، پدم بھوشن اور پدم وبھوشن سے نوازا گیا تھا۔ آپ فن کی دنیا میں ایس ایچ رضا کے نام سے جانے جاتے تھے اور اُنہوں نے جدید فن کو کئی نئی روایتوں سے ہم آشنا کیا۔ آپ ۱۹۲۲ء میں مدھیہ پردیش کے بباریا نامی قصبے میں پیدا ہوئے اور ۱۲ رسال کی عمر ہی میں مصوری کی طرف مائل ہوگئے اور مختلف اداروں سے تربیت حاصل کرنے کے بعد پیرس چلے گئے جہاں آپ نے وقت کے بڑے مصوروں سے فن کی تربیت حاصل کی۔ اُن کے مصوری کے شاہکار کروڑوں روپے میں فروخت ہوتے تھے۔ آپ کئی بار کشمیر آئے ہیں اور یہاں کے فنکاروں کے ساتھ اُن کے قریبی روابط تھے۔ ریاست کی فنکار برادری اور کلچرل اکیڈیمی نے ایس ایچ رضا کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

## پیر محمد شفیع مخدومی انتقال کر گئے

اکیڈیمی سٹاف کا اظہارِ تعزیت

سرینگر//

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے ایک سابق آفیسر پیر محمد شفیع مخدومی ۲۳ راگست صبح کو اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔ موصوف نے تین دہائیوں سے زائد عرصے تک اکیڈیمی میں مختلف عہدوں پر کام کیا۔ موصوف کے انتقال کی اطلاع ملتے ہی اکیڈیمی کے صدر دفتر لال منڈی میں اکیڈیمی سٹاف کا ایک تعزیتی اجلاس سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر عزیز حاجنی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

## کشمیری لال ذاکر کا انتقال

کہانی، افسانہ اور ناول کے فن کے ایک عہد کا خاتمہ

جموں// اُردو کے نامور کہانی کار، افسانہ نگار اور ناول نگار کشمیری لال ذاکر اگست کے مہینے میں چنڈی گڈھ میں انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۹۷ ربرس تھی۔ موصوف ۱۲۵ رکتابوں کے مصنف تھے جن میں اُن کے کئی شاہکار افسانوی مجموعے بھی شامل ہیں۔ موصوف کی پیدائش غیر منقسم علاقہ پونچھ میں ہوئی اور اُنہوں نے اردو کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا۔ آپ نے کئی دہائیوں تک ہریانہ اردو اکیڈیمی کے سیکریٹری اور چیئرمین کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ موصوف کے اکیڈیمی کے ساتھ گہرے روابط تھے اور کئی بار اکیڈیمی کی مجالس میں شریک ہوئے۔ ادارہ موصوف کے انتقال پر اُن کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی آتما کی شانتی کے لئے دُعا گو ہے۔

☆☆☆